EWAN LATEEF.

Sekhawat Ali lateef

Matba Mateen Noor (Kanpur).

1277 H.

43.

- Urdu Shayari - Dawaween-o-Kulliyaat.

دیوان بلاغت عنوان فصاحت توامان حصه سوم
باهتمام لاله بهاری لال

مین ہی اس درد و الم مین ہوا جو اس باختہ / ایک مدت مین رہا اس رنج مین بس مبتلا

سب خیال آتا جوانی اور خلق و علم کا / دلگی اوپر ایک صدمہ سخت آپہونچا بیا

خرمن آ ایک روز کہولا اونکی بستہ کو جو آ / یا ملین اونمین کچہہ غزل اونکو نکال اوسی لیا

ور خیال آیا کہ میری محنت ہووی رایگان / انہمین صورت نا مداری برادری لا

ری جی سعی و جہد سی اپنی اونہین سب جمع کر / ایک با ترتیب دیوان کر کی چہپوایا ہی لا

ی رجا اب ناظرین با خود سی یہ کہ جو / ہو خطا و سہو اوسکو دیوین اصلاح بجا

ورا اگر اونکو نہو استطور استعداد حک / لفظ تعنہ کا زبان اوپر نہ لاوین مطلقا

ی خدای پاک سی امید میری ہر زمان / ہو سخن مقبول عالم یہ بحسب مدعا

آغاز دیوان

عجب عالم ہی زلفون بیچ رخ پر نور دلبر کا / گمان ہی پردہ ظلمات مین خورشید خاور کا

مین کچہہ دشت وحشت مین مجہی فصد کی حاجت / کہ سر خار مغیلان کر رہا ہی کام نشتر کا

نسیم زلف عنبر بیز سی ساری زمانی مین / ہوا کافور سی ہی نرخ ارزان مشک و عنبر کا

ری ابرو ہین وہ محراب طاق کعبہ خوبی / تعجب سی رہا کرتا ہی شور اللہ و اکبر کا

پسند آئی نہ کیونکر وصل مین تکرار بوسون پر / لب شیرین مین ہی اونکی مزا قند مکرر کا

غضب ہی چشم دریا بار کی ہی قطرہ افشانی / ہزارون بار پانی کر دیا زہرہ سمندر کا

ملی ہین انتظار نامہ محبوب مین یہان تک / گما ہی جسم لاغر پر ہماری تار مسطر کا

نسیم فضل حق جاری ہو گلزار تمنا مین / کہلی غنچہ لطیف خستہ کی طبع مکدر کا

عیان تہا نور ختم المرسلین کا / نہ تہا جب نام ہی عرش و زمین کا

ن ہون مداح نور اولین کا / نہین ہی خوف روز آخرین کا

داغ سینہ کو میری اشرفی زر سمجھا ۵ تجھ سے دلریش کو درویش تونگر سمجھا

زلف کو مشک ختن رخ کو گل تر سمجھا لب کو یاقوت یمن خال کو عنبر سمجھا

نفع کچھ عاشق مضطر کو نہیں غیر ضرر لقد دل راہ محبت میں ہی کھو کر سمجھا

ہر قدم پر جو کھلیں پانوں کی فصدیں ناگاہ خار صحرا کو میں فصاد کا نشتر سمجھا

غیر گلشن سی ہی جب غنچۂ خاطر نہ کھلا میں ہوائی چمن دہر کو صرصر سمجھا

ای لطیف اوسکو دخل ہیں کہنا کیا ہی
جو کوئی حضرت شبیر کو رہبر سمجھا

دلمیں خیال ہی صنم گلعذار کا کہو نکہت میں منہ چھپا ہی عروس بہار کا

بوسہ ملا جو نرگس جادوئی یار کا جسکا کہیں پڑی نہ ہرن کی شکار کا

سحر میں کس صنم نی چھپایا ہی نقد دل اللہ نام کیا ہی ہمری راہ دار کا

کچھ موتیوں نے دانہ انگور کم نہیں + زیور ہی قدرتی یہ عروس بہار کا

ثابت ہیں گریاں عرق روی یار سی ٹپکا ہلاؤں موج نسیم بہار کا

کیا برق چمکی عارض انور کی سامنے ممکن مقابلہ نہیں ہی نور و نار کا

حاضر کروں میں تار رگ جان زار کا ڈورا جو کم پڑی ترے سے ہو لونگی تار کا

سن حسن کی میری شعر کو کٹ کٹ گیا عدو ہر بیت پر یقین ہوا ذوالفقار کا

باغ جہاں میں کیسی پریشان ہوئی لطیف
دیکھا ہی پیچ سنبل گیسوئی یار کا

فصل خزاں میں رنگ ہی فصل بہار کا داغ جگر ہی گل چمن انتظار کا

روشن ہی صفات چہرہ سی تفسیر والضحی کیا پوچھنا ہی مصحف رخسار یار کا

تیرِ فراق سے ہے شرر بار اسقدر
عالم ہے سرد آہ مین نخلِ چنار کا

تاریکیِ مزار سے کچھ غم نہین مجھے
روشن رہے چراغ دلِ داغدار کا

پھرتی ہین ایک آن مین آنکھین جہان کی
سیکھا ہے طرز گردشِ لیل و نہار کا

بلبل نے عشق مین گلِ رعنا کی جان دی
کانٹا ہوا ہے چوٹ کو بسبج بہار کا

سرگرم اختلاط رہون کیون نہ روز و شب
بنت العنب سے عقد ہے مجھ بادہ خوار کا

کس غیرتِ مسیح نے مجھکو کیا شہید
خاکِ شفا لقب ہے جو خاکِ مزار کا

حاشا ہوس نہین مجھے عطرِ گلاب کی
یارب عرق ملے گلِ رخسارِ یار کا

یارانِ رفتہ یاد ہوے وقتِ میکشی
کیا نشہ کرکرا ہوا مجھ بادہ خوار کا

لکھتا ہون وصفِ نقشِ قدم اوسکا رات دن
کیونکر نہ خوشنویس ہون خطِ غبار کا

بے فیض کوئی شے نہین اس باغِ دہر مین
رہرو کو پہل ملا شجرِ سایہ دار کا

گلشن مین جب خیال بندھا روے یار کا
رنگ اوڑ گیا نظر مین گلِ نوبہار کا

سو بار صحنِ باغ مین آئی گئی خزان
سوکہا مگر نہ زخم دلِ بیقرار کا

دانا کو چاہئے نہ کبھی ہاتھ سے چہوٹے
گیسوی یار مین ہے اثر زہر مار کا

ادنی کو چاہئے رتبہ علی عطا کرے
پایان نہین ہے رحمتِ پروردگار کا

آغازِ خط نہین ہے ابھی خوردسال ہے
سادہ ورق ہے مصحفِ رخسارِ یار کا

کیونکر نہ بلبلونکو میسر ہی رنج ہو
گل ہے چمن مین آمدِ فصلِ بہار کا

زخمِ جگر کھلا ہے جو پہولونکو دیکھہ کر
یہ بہی کرے شگوفہ ہے فصلِ بہار کا

سودا ہوا چمن مین جو مژگانِ یار کا
نشترِ رگِ جگر مین چبہا نوکِ خار کا

خالی نہیں شجر بھی تیری سوز عشق سے
نشا ہے ہی حال زار درخت چنار کا

اللہ کی وجود عدم کا کیا ثبوت
اسرار ہی یہی دہن تنگ یار کا

وعدہ خلافیوں سے میں تنگ آگیا حضور
کیا پوچھتی ہو حال دل بیقرار کا

تلوونکی بدلی دلمیں چبھی گا رقیب کی
خار مژہ ہی سبزہ ہماری مزار کا

عالم میں کیون نہ خون دل داغدار ہو
عاشق ہوں تیغ ابروی خمدار یار کا

لالہ کہلا ہی تختہ سوسن میں دیکھنا
چشم صنم میں قہر ہی عالم خمار کا

یوہیں رہیں گے یار جو رنگت کے شوخیان
مہدی تمہاری خون کری گی ہزار کا

ہر شعر سے پڑہے جو کوئی حرف اولین
ورد زبان ہو نام لطیف نزار کا

پہلو سے جدا ہو نہ کبھی یار کسے کا
بیمار ہو ہرگز نہ دل زار کسے کا

اچھی نہیں ابروی خمیدہ کی اشارے
کاٹی نہ گلا آپ کی تلوار کسے کا

کیونکر دل بیمار میں پھر جان نہ آجائے
ہے آب بقا شربت دیدار کسے کا

کس سنگدلی سے ہی میری خون کا پیاسا
واللہ نہیں وہ بت خونخوار کسے کا

بیوجہ نہیں خون روان دیدۂ تر سے
عاشق ہے لطیف جگر افگار کسی کا

جسطرح آج تیرا عاشق مضطر رو یا
ایکدم بھی نہ کبھی ابر سیہ تر رو دیا

آج اتنا غم فرقت میں دن بھر رو یا
لگ گئی یار میری آگ سمندر رو یا

اک جہان درد مصیبت سے برابر رو یا
حال سن پا اونکی نہ ای حیف ستمگر رو یا

ضد تو اور سوخ دل آزار کی کوئی دیکھی
ہنس دیا صاف جہین یا دل مضطر رو یا

تنہائی ایک بیک بہری شنک رسی مری
میں جو مر نخل گلستان کی برابر رو دیا

جب لطیف جگر افگار کو آیا نہ قرار
جا کی سنگ در جانان سی لپیٹ کر رو دیا

گیسوئی شب رنگ کا سودا ہی مجکو ہر بلا
رات بہر کیونکہ نہ لہرائی میری سر پہ بلا

ہر طرف ہی عاشقوں میں فتنۂ محشر بپا
ای صنم تو نی ملا کیوں عطر فتنہ بر لا

تہا خیال روی آتش رنگ جب ہنگام شب
شمع سوز اسطرح میرا دل مضطر جلا

ذبح کر مجہ خستہ کو شمشیر ابرو سے مگر
او بت سفاک میری قتل کو خنجر نہ لا

داغ دل روشن ہی مانند شمع ہوں خالی چراغ
فایدہ ہی کیا اگر گور غریبان پہ جلا

بود آہ آتشین سی ہی ہوا شعلہ بلند
باغ میں ہر آشیان بلبل مضطر جلا

مرحبا تو نی لطیف خستہ قاتل کی حضور
رکہہ دیا کس شوق سی اپنا تہ خنجر گلا

اگر ساغر می میسر نہ ہوگا
تو کیا کیا قلق لے پی دلیر نہوگا

پہر پیرو تیری لعل نوشین سے آگی
کبہی خضر و لعل احمر نہ ہوگا

جو ابرو کی خمدار ہیں طاق کعبہ
تو واں ذکر اللہ و اکبر نہ ہوگا

میری دشت میں اب جنون ہی وہ وسعت
کہ سر سبز ملک سکندر نہ ہوگا

جفائیں نکر خوف کر ای ستمگر
بہلا کیا کبہی روز محشر نہ ہوگا

فروزاں رخ ماہ گو دوں ہی لیکن
میری مہر انور سے بہتر نہ ہوگا

کہی دیتی ہیں ہم کر ایوان گردون
در یار کی سب مجہے میرا بر نہ ہوگا

جو نمیں نقاب اوسکی چہرہ سی اوٹہا
نمایاں کبہی مہر انور نہ ہوگا

میں ہوں عاشق یار رہ دہ نشین پہ
میری عشق کا شور گہر گہر نہ ہوگا

ستمگر تری زلف مشکین کا سودا ۵ جوالہی دیکی اگر سر نہ ہوگا

اگر وہ تسلی کی باتیں کرینگے
لطیف جگر خستہ مضطر نہو گا

ی یار دیکھا جو ہر تیغ نظر اپنا
ہی پان کہی پڑی ویری سینہ سپر اپنا

یا ہم دیدار حسینان دل آزار
ہرگز نہ کبہی خشک ہو زخم جگر اپنا

تنہائی مین رہتا ہی لطیف دل خستہ
ہمراہ مری آٹھہ پہر درد سر اپنا

مہ بر سوی دلبر ہانگیا
خط تقدیر کا لکھا نگیا

ہم جہتی نہین بشر اوسکو
عشق جبکا کلیجہ کہا نگیا

دیکھتے ہی مین ہوگیا بیہوش
درد دل یار سے کہا نگیا

ہ مد پاؤن کی توکیا اوخار
اپنی دل کا تو ابلہ نگیا

کسی روز ای مہ خوبی
چاند سا منہہ مجھے دکہا نگیا

ن ہونٹون پہ آگے لیکن
یار کا پیشہ حفا نگیا

روئی چلا کی ہم روز فراق
درد پہلو سے جب رہا نگیا

ن دیا ہی اوسکو پیا وس سے
ایک بوسہ مجھے دیا نگیا

ای لطیف جگر کباب کبہی
ساغری کا دلو لہ نگیا +

ی نگاہ یار نی مجکو جلا دیا
گردون نی پیس پیس کی سرمہ بنا دیا

ب اوسنی باغ مین رخ گلگون دکہا دیا
کسنے یہہ داغ دل پہ ہماری لگا دیا

کس لالہ رو نی باغ مین چہرا دکہا دیا
کسنی یہ داغ دل پہ ہمارے لگا دیا

پیغام بر نی وصل کا مژدہ سنا دیا
بیمار تہا مسیح نے آکر جلا دیا

ساقی نی مجکو جام مئی ناب کا دیا
یا آکی خضر نی مجہی آب بقا دیا

قاصد نی آج مجکو خط یار لا دیا
احوال درد صفحۂ دل سی مٹا دیا

چہرے سی جب نقاب مبارک اوٹہا دیا
گلزار بیخزان کا نمونہ دکہا دیا

کسنی شراب ناب کا ساغر پلا دیا
آب بقا کو دل سی ہمارے بہلا دیا

اوس شعلہ رو نی جب رخ روشن دکہا دیا
موسائی نی طور کا جلوہ دکہا دیا

جیسی چہپی ہین غیر تمہاری نگاہ مین
نظروں سی مجہ غریب کو اتنا گرا دیا

آٹہون پہر ہی گوشۂ تربت نگاہ مین
ہجر بتان نی گور کنارے لگا دیا

مستی لگاکی اوس بت آئینہ رو کی آج
عالم کو صاف مجلس حیران بنا دیا

بوسہ کا جب سوال کیا ہاتہ جوڑ کر
اوسنی کرارا جواب مجہی بر ملا دیا

افسوس یا نصیب کہ شور آب چشم نی
دم مین شراب ناب کو سرکہ بنا دیا

تشبیہ گیسوئی رخ رنگین کی فکر ہی
لالہ نی ٹرہ کی طرۂ سنبل سکہا دیا

پوچہی حقیقت چمن خلد ہمنے جب
کوچہ کو اوسکی باد صبا نی بتا دیا

ہی جیسی یار کی قدر اندازیون کی دہوم
لخت جگر کو ہمنے لٹانہ بنا دیا

سنتی نہین ہو حال دل زار کو کبہی
کس سنگدل نی آپکو پتہر بنا دیا

جب عشق زلف یار کا زنجیر پا ہوا
وحشت نی ٹرہ کی طوق گلیمین پہنا دیا

بالائی سطح خاک میری چشم زار نی
آنسو بہا بہا کی سمندر بنا دیا

پیدا ہوا مین گلبن عالم مین سرخرو
وسنی جو آج پانکا بیڑا اٹہلا دیا

غیروں کو اے حضور ملی دولتِ وصال || ہم تو غریب ہیں ہمیں بوسہ دیا دیا

افسوس اے لطیف مجھی بخت نے تری
ایسے طرح سے قید بلا میں پھنسا دیا

سیر چمن کو آپ نہ آئی تو کیا ہوا — صدمہ نہ ہم اٹھتی اٹھائی تو کیا ہوا
ہر روز خون کرتی ہیں اطفال برہمن — گنگا میں ڈوب کر جو نہائی تو کیا ہوا
غصہ میں بوسہ آنکھوں کی پائی تو کیا ہوا — بادام تلخ ہاتھہ میں آئی تو کیا ہوا
صورت دکھا کی دور سی تشریف لیگئی — شکلِ خیال آنکھوں میں آئی تو کیا ہوا
بی لطفیوں میں لطف ملاقات بھی نہیں — جیسا حسب جو بیدلی سی تم آئی تو کیا ہوا
دل مبتلائی زلف رسا ہی تو کیا ہوا — کالی بلا سی کام پڑا ہی تو کیا ہوا
اللہ سی آرزو ہی کہ یہ خون ہو دل مرا — ہاتھوں میں اونکی رنگ حنا ہی تو کیا ہوا
ناراض وہ خدا ہی دو عالم نہ چاہیے — اک طفل برہمن جو خفا ہی تو کیا ہوا

سب کچھ ہوئی لطف دولت ایمان نقد دل
جیتا ہوں اے لطیف بچ آیا تو کیا ہوا

غزل

پھر شعر رسیدہ میں جوش جنون پیدا ہوا — شکر حق بلبلیت پیدا نہ پر قبضہ ہوا
جب نقاب اولٹا رخ گلرنگ سی اوس شوخ نی — زعفرانی شرم کی مارے گل رعنا ہوا
دست رنگین سی تمہاری شوخ اتنے ہو گئی — مہندی کی چور دو تکو دعوای ید بیضا ہوا
ساقیا محفل میں گر میکش نہیں تو کیا ہوا — زندگی کا ہی میری لبریز پیمانہ ہوا

خون دل روتا نہیں ہوں جب سے ہر دم اے لطیف

دہوئی ہیں ہمنے نامۂ اعمال کا لکھا ہوا

مہربان مجھ پر جو شب وہ ماہ پیکر ہو گیا
نحس تھا طالع کا اختر سعد اکبر ہو گیا

سنکی وصف روی جانان ہو گئی مشتاق ہم
نی پڑھی قرآن گویا آج از بر ہو گیا

اوٹھ گیا جبدم رخ پر نور جانان سی نقاب
آسمان پر مشعل ماہ منور ہو گیا

اور کیا ہو گی لب دندان جانان کی نمود
لعل پھیکا ہو گیا بی آب گوہر ہو گیا

جان ربکیں کشمکش سی دم کی پای ہی نجات
سرو ہاتب قلعہ ہستی یہان سر ہو گیا

چار دن کنج قفس مین چین سی بلبل رہی
صحن گلشن مین گذار باد صرصر ہو گیا

وادی وحشت مین جب نالان ہوئی ہم ای لطیف
دامن دشت جنون دامان محشر ہو گیا

ساقی نی کیا سمجھ کی مجھے جام سر دیا
بدمست کر لیا تو ای بس مین کر لیا

ساقی نی چشم مست سی بدمست کر دیا
بیخود کیا تو ہاتھ سی نقد جگر لیا

جان آگئی جو کوچہ قاتل مین سر دیا
سر کیا و یا کہ قلعہ ہستی کو سر کیا

خندان جو اوسنی جانب دریا گذر کیا
دانتون نی موتیون کا جگر آب کر دیا

بار گران سجہ کی جدا تن سی سر کیا
زخمی ہین تو منت قاتل نی کر دیا

جب مہربان حال وہ نشک قمر ہوا
تا بہ نگاہ مہر سی چاک جگر ہوا

کس شک خنیمع طور نی موسی سی پوچھ کی
گلشن مین گل چراغ گل و لالہ کر دیا

باد خزان نی بلبل ناشاد کی طرح
افسوس ہی لطیف کو برباد کر دیا

انشاء حت مین فرماے گا
برات اندھیری ہی کہان جای گا

گھر میں غیروں کی اگر جائے گا ایکدن مفت دغا پائے گا

خیر اب یار سے چلے جائے گا فاتحہ پڑھنے کو پھر آئے گا

نعش پر میری پس مرگ عبث آنسو آنکھوں سے نہ برسائے گا

ہمکو خالق نے دیا ہی وہ حسین دیکھے گا اوسی عشق کہائے گا

سنبل زار پریشان ہو گا زلفین گلشن مین نہ بکھرائے گا

آئی وعدہ فردا کیسا یون سے کے اور کو بہلائے گا

اپنی ہم جنسون مین عزت ہوگی نظر لطف جو فرمائے گا

عاشق زلف مسلسل ہی لطیف
کوئی زنجیر اوسی پہنائے گا

ہماری ساتھ جو وہ گلبدن نہین جاتا تو سیر باغ سی رنج و محن نہین جاتا

کیا ہی عشق نی بیہوش جسکو ای نادان وہ وعظ و پند سی ہوشیار ہو نہین جاتا

ماہ و نالہ مین بلبل کیطرح مرتا ہون ترا غرور جو ای گلبدن نہین جاتا

و وا ہی عاشق خود رفتہ ہی وصال حبیب کہ چارہ گر سی یہ دیوانہ پن نہین جاتا

نہین یہ ہمکو سلام و پیام کیا لکھے لکہ نامہ بر کوئی سوی وطن نہین جاتا

لطیف کیون نہ مرے رنج سے یہان نالان
بسوی روضۂ شاہ زمن نہین جاتا ہے

ہم مست ہین خیال نہین نام و ننگ کا ایمان و آبرو ہی ہمین بیالہ بنگ کا

گیسو ہی مجھکو یاد کسی گوری رنگ کا بیڑی نہیں پاؤں شوق ہی قید فرنگ کا

گیسو ہی مشک فام ہین رخسار صاف ہی گوانڈہ ملا ہوا ہی ختن سی فرنگ کا

اب اور بھی ہی زینت گلزار حسن کی آغاز ہی بہار خط سبز رنگ کا

خال سیہ نہین ہی رخ یار پر لطیف
شہزادہ شہر روم مین ہی شاہ زنگ کا

روبروی عارض پرنور کیا ہوا آفتاب
زرد رو ہی باعث غیرت سراپا آفتاب

ای پری رو حسن وہ آتشین ہی دل فریب
دیکھتی ہی کیون نہو محو تماشا آفتاب

جب سی منہ اوس ماہ کا ہی زیر دامان نقاب
آفتین سر پر میری لاتا ہی کیا کیا آفتاب

جام می ساقی نی خود بھر بھر کی پی ہمت دکی
یا الٰہی ہی کہ سہری آج نکلا آفتاب

بند ہوگیا دل مین خیال روی انور اسقدر
ہو گیا ہی اہل عالم کو تماشا آفتاب

غزل

روز فراق کیون میری پیچھی پڑی ہی دہوپ
جب دیکھتا ہون سامنی اپنی کھڑی ہی دہوپ

ملتی نہین ہی سایہ دیوار مین پناہ
کیسی ہوا ہی گرم ہی کیسی کڑی ہی دہوپ

چنگاریان اوڑتی ہین درختون سی جای گل
باغ جہان مین چھوٹتی ہوئی پھلجھڑی ہی دہوپ

طاقت ہی سوز آتش دل سی لڑی گی کیا
خود آکی پہلی ہی میری پاؤن پڑی ہی دہوپ

اب رات کو تو آگ نہ برسیگی اسطرح
دن ڈہل گیا ہی اور یہان دو گھڑی ہی دہوپ

انسان جل رہی ہین نہ جان ہین گواہ
ہی وحش و طیر کو بھی شکایت کڑی ہی دہوپ

اوس رشک مہر کا جو شب ہجر تہا خیال
مین چاند نی کو دیکھ کی بولا بڑی ہی دہوپ

صدمہ نہین عناصر اربع ما ہی آگ کو
باقی کی تین حرف کی پیچھی پڑی ہی دہوپ

سادی مکان صبح سی تنور ہو گئی
جسپر ہی شام دور ابھی گم پڑی ہی دہوپ

وہم و خیال ہی کہ جو زندہ بچے کوئی
ایسی ہی تیز اور اگر دو گھڑی ہی دہوپ

نسب جل رہی ہین آتش خورشید مین لطیف
کس سی کہین کہ پیچھی ہماری پڑی ہی دہوپ

اب تڑپنا ہی عبث مرغ قفس آپ سی آپ
دلمین صیاد کی آتا ہی ترس آپ سی آپ

عکس افگن تو نہین یار کی گیسوی دراز
لمبیان آج جو بہرتا ہی فرس آپ سی آپ

ہاتہ پہیلاتی ہین دینار کی خاطر ہر جا
زرد ہوجاتی ہین ارباب ہوس آپ سی آپ

دن رہائی کی قریب ای اسیرو شاید
کہل گئی آج جو در ہای قفس آپ سی آپ

ہون وہ رہرو جو بچہڑتا ہون کبہی قافلہ سی
ڈہونڈتی پہرتی ہی آواز جرس آپ سی آپ

موسم گل کی خبر لائی ہی کیا باد صبا
چہچہاتی ہین جو مرغان قفس آپ سی آپ

یک بیک قتل کیا نیم ادا سی مجہکو
آگیا دلمین جو قاتل کی ترس آپ سی آپ

ساقیا عار ہی میخانہ کی جانی سی مجہے
لیگئی بادۂ گلگون کی ہوس آپ سی آپ

شعلۂ روی صنم کا جو تصور آیا
جل اوٹہا شمع صفت تار نفس آپ سی آپ

تاک مین بلبل نالان کی عبث ہی صیاد
عشق گل مین ہی وہ محبوس قفس آپ سی آپ

ساتہ اپنی ہی کہین روح شہیدان تو نہین
ہر قدم پر جو بہڑکتا ہی فرس آپ سی آپ

جذبۂ دل اسی کہتی ہین کہ وہ آج مجہے
پانچ بوسون کی عوض دیتی ہین دس آپ سی آپ

شعلۂ آہ جگر سوز سی صیاد میری
خاک جلکر ہوا ہی کنج قفس آپ سی آپ

ہی پیش نظر ابروی خمدار کی صورت
ہمدم نہ کہا ہی کوئی تلوار کی صورت

ایی گل مین ہوا سوکہ کی کانٹا تو میرا نام
اغیار کی آنکہون مین چبہون خار کی صورت

١٦

انکھونمیں کہا ہی اوس گل کی مجہی جیسی تصویر — بیمار ہوت ہین نرگس بیمار کی صورت
شاہد ہین مگر انکھہ سی دیکھی نہین ہمنی — عنقا کی طرح ہی کمر یار کی صورت

اتنا نہ کبہی شوخ دل آزار نی پوچہا
کیسی ہی لطیف جگر افگار کی صورت

منظور ہی زلفونکی تیری وصف و ثنا آج — پہندی مین تیری طائر مضمون پہنسا آج
دل گیسوی پیچان پہ کہان جا کی پہنسا آج — افسوس ہوا تو ہی گرفتار بلا آج
لکہون جو خط سبز کی مین ثنا آج — رنگ پر طوطی ہی کاغذ ہو سرا آج
لکہا جو کتاب صفت روی صفا کو — ہر صفحہ بستان ورق مہر ہوا آج

یہ فیض ہی وصف رخ پر نور محمد
ہی خلق مین مشہور لطیف اور صفا آج

یا خدا اوس سی جو اغیار کرین چار نظر — دونو انکہین نہ رہین اور ہو بیکار نظر
نظر یار سی کی مینی جو دو چار نظر — چشم نرگس سی سوا ہو گئی بیمار نظر
بلبل زار جو دیکہی گل عارض کو کبہی — پہر تو ہرگز نہ کری جانب گلزار نظر
قتل عاشق کی لئی ہی خم ابرو کافی — کیجئی گا نہ کبہی جانب تلوار نظر

خاک انکہو کسی ملی خوب لطیف خستہ
روضہ سبطین سی جو ہو دو چار نظر

اب اگیا ہی میرا جو دل گوری رنگ پہ — تسخیر کا ارادہ ہی ملک فرنگ پر
نمبرہ ابہی حضور مین مجرا کری یگر — دہ بادرہ و تو میل کری تاج و پرنگ پر
جیب سی نظر مین غمزہ ابروی یار سی — انکہین جو بڑہی اہی ہین کمان و خدنگ پر

فصل چمن کبھی ہی کبھی موسم خزان ۱۷ کیفیت زمانہ نہین ایک رنگ پر
میرا علاج خضر سے دریافت کیجئی
مرتا ہون بیگناہ کسی سبز رنگ پر
ہم پائینتی کھڑی ہون سرہانی کھڑی ہی نعش عجیز
سوتا ہی دیکھین کون تمہاری پلنگ پر
اچھی نہین حضور کی آتش مزاجیان
ہم خاک ڈال بیٹھی ہین ناموس ننگ پر
ٹھہرا نہین فقیر کو منظور بعد مرگ
لکھا نہ جائی نام میرا لوح سنگ پر

کالی ہی ای لطیف جو بندی خدا کی ہین
ناحق ہی پھر مزاج اونہین گوری رنگ پر

حاصل ہی ہمکو ساقی کوثر سی اختلاط
جنت مین ہمکو ہوگا پیمبر سے اختلاط
ہین جیسی گرمیان بت ہجران کی جوش پہ
بستر سی ارتباط ہی چادر سے اختلاط
دربار مین حضور کی پہونچون نہ کسطرح
دربان سی ارتباط ہی افسر سی اختلاط
جیسی ملازمت ہی جناب حضور کی
خاقان سی ارتباط ہی قیصر سے اختلاط
طوفان سیل اشک مین غوطی نہ کھاؤنگا
کشتی سی ارتباط ہی لنگر سے اختلاط

یہ واسطہ ہی اپنی شفاعت کا ای لطیف
شبیر سی ارتباط ہی حیدر سی اختلاط ہے

یا الہی بیٹھی بیٹھی ہو گیا آزار شمع
ہی دل مضطر کو میری سوز حال زار شمع
خاک جلکر ہو گیا ہی خرمن صبر و توان
برق خاطف سی سوا ہی شعلہ گلزار شمع
جب دل سوزان سی نکلا دود آہ آتشین
ایکدم مین ہو گیا گل شعلہ رخسار شمع

پوچھہ لو پروانون سی ہی سوزش بعد لطیف
ہی صدائی سوزش گل سی ہی قرار شمع

ابر و باراں میں تڑپتی ہی جو بی تابانہ برق
شعلۂ برق رخ روشن سی ہی دیوانہ برق

یا خدا اس ابر میں کس شعلہ رو کی ہی تلاش
ہر طرف جو کوندتی پھرتی ہی بی تابانہ برق

چھوٹتا ہی میکشوں کی ہاتھ سی جام شراب
یا الٰہی اب نہ تڑپی جانب میخانہ برق

آب طوفان کا اگر ارض و سما پر جوش ہو
شوق سی دل میں میری لی آئی آتشخانہ برق

ابر میں زیر فلک نکلو نہ سر کھولی ہوی
چار سو ہی شعلہ افشاں آج بی تابانہ برق

سرد ہی نار جہنم گرمی دل سی میری
اب بنائی خانہ گردوں میں آتشخانہ برق

لو لگی ہی شعلہ شمع رخ پر نور سے
کیوں نہ تڑپی صورت پروانہ بی تابانہ برق

خوف اگر ہو شعلۂ آہ جگر ہی ای لطیف
ابر مژگاں ہی میری پیدا کری یارانہ برق

رخ نگار سی ہیں شرمسار لالہ و گل
صبا کی کھائیں طمانچہ ہزار لالہ و گل

چمن میں کون نہیں ہی سوائی بلبل کی
نثار عارض رنگین یار لالہ و گل

لگاؤں آگ میں گلشن میں آہ سوزاں سی
جلاؤں خوب برنگ چنار لالہ و گل

نہ ایک داغ جگر ہو تو فایدہ کیا ہے
مزار پر ہوں اگر دو ہزار لالہ و گل

نہ جبین عاشق رخسار یار کو ہو گا
کریں گی باغ میں کیا بیقرار لالہ و گل

جو ای لطیف وہ رشک چمن کبھی آئی
تو خاک قبر سی نکلیں ہزار لالہ و گل

جھک کر جو بوسۂ لب جان بخش پائیں ہم
اعجاز عیسوی کو نہ خاطر میں لائیں ہم

پی یاد سیر باغ کو کیا خاک جائیں ہم
بی گلگونی داغ پر اب داغ کھائیں ہم

منظور ہو جو غیر سی پردہ حضور کو
تار نگاہ کی اہی چلمن بنائیں ہم

کرین ابدار کی جوہر دکھائین آپ | | ار ستم کی داستان کہانی سنائین ہم

یاران سے مہر جلاتی ہین دل لطیف
صحرا کو جائین آگ وطن مین لگائین ہم

عبث اوس بت کو دی بیٹھی جگر ہم
نہ سمجھی صورت نفع و ضرر ہم

الٰہی وہ بت خود بین ہی برہم
بہت اچھا ہو مر جائین اگر ہم

طلب کرتی ہین بوسہ بیخطر ہم
مزاج یار سی ہین بےخبر ہم

کہان ہی مشک چین سی نسبت زلف
خطا پر ہین خطا پر سر بسر ہم

یہ آبادی سی نفرت ہو گئی ہی
در و دیوار سی ہوتا ہون درہم

لکھا رکھا ہی پاس اپنی خط شوق
نہین پاتی ہین لیکن نامہ بر ہم

کرین شور و فغان مرغان گلشن
جو کھینچین دل سی آہ پر شرر ہم

ثنا ہی یار کس پہلو سے لیکن
کہ پاتی ہین نہین اونکی کمر ہم

جفاؤن پر تمہین دینگی دعائین
ستمگریان نہین ہین کینہ ور ہم

جگر و ٹکڑا ہی اپنا دیکھتے ہین
شب فرقت مین ای رشک قمر ہم

دل مضطر کو شوق نامہ بر سے
نظر سے کہتے ہین اکثر راہ پر ہم

حوالہ عشق کی ہی جان و ایمان
زمانی مین ہین کتنی بےجگر ہم

سمجھتے ہین رخ مصحف نما سے
خط رخسار کو زیر و زبر ہم

لطیف خستہ سی کوئی نہ بولی
مزاج ناتوان ہوتا ہی برہم

برآئی مراد دل سے گلے مین | مونہہ چوم لیا ہنسی ہنسی مین

کیا خاک مزا ہو دل لگی مین
رہتے ہین کدورتین سینے مین

ابرو سے یہ نوک جھونک کیون ہی
تلوار سے چلے یہ دل لگی مین

اوس شوخ کو تیر ہوان برس ہے
ہوتی ہی قیامت اس صدی مین

اوڑتی ہو بات بات مین تم
پرواز کہان ہی یہ پرے مین

گلزار مین شب کو ہنس رہے ہو
کیا پہول کھلے ہین چاندنی مین

عاشق ہی وہ کیون نہ دور ہا گین
کب ہی انسانیت پرے مین

ذرات غبار راہ بن کر
خورشید و قمر ہین اردلی مین

پہلو سے جو صبحدم اوٹھی وہ
روئی دہوی ہنسی خوشی مین

دل دیکے لطیف جان کھوئی
جو جبین تھی رہ گئی وہ جبین

جو غیر آئین تو اونکو امیدوار کرین
یہی ہی شرط مروت کہ ہمکو خوار کرین

پیام مرگ رسید است و جان بلب داریم
تمہاری آنی کا کب تک ہم انتظار کرین

نہ آئین چھیڑنی کو وقت نزع بات یہی
وہ جسکو چاہتی ہین آپ اوسی کو پیار کرین

اسی سی ہم نہین جاتی ہین بزم عشرت مین
کہین نہ غیر سمجھ کر ذلیل و خوار کرین

لطیف نام غفور الرحیم کی صدقی
گناہ گار نہ رو رو کے حال زار کرین

سو کہہ کر کانٹا ہوا ہون موسم گلزار مین
دیکھنا تو ہی چبھون گا دیدۂ اغیار مین

نقد جان جب لٹ گیا دولت سرای یار مین
داغ کہائی آرزو کی درہم و دینار مین

ضعف نی جانی سی روکا مجھکو ہی بازار مین
حسرتین ہین دل سی ہی باقی دل بیمار مین

درد پہلو نے کیا مجھکو دیۂ یار مین
داغ دل سے پھول مجھکو ہو گیا گلزار مین

کس گریبان چاک نے ای سنگدل ٹکڑے کیا
خون کی چھینٹین پڑی ہین دامن و دیوار مین

آتی ہی کیا کوچۂ گیسوئے مشکین سے ہوا
بس گیا ہی عطر سنبل ہر در و دیوار مین

ای صبا قد آتش گل نے جلایا اور بھی
کیا قیامت ہی بہار موسم گلزار مین

عشق مین ہم اوس بت نا آشنا کی ای لطیف
ہو گئی رسوای عالم کوچہ و بازار مین

پیچ گیسو کو دیا کرتے ہین
بل کی سنبل سی کیا کرتے ہین

ساغر مے جو دیا کرتی ہین
ہمکو بد مست کیا کرتے ہین

آپکے شیفتہ و عاشق زار
نام لے لیکے جیا کرتے ہین

جنگجو عربدہ پرداز جوان
ہای دل چھین لیا کرتے ہین

ہم خیال لب رنگین ہین مدام
خون دل بار پیا کرتے ہین

کیون نہو عاشق گیسو لے دم
پیچ ان آپ پیا کرتے ہین

ماہ رویون کو صبح پاس لطیف
دور ہی دیکھ لیا کرتے ہین

بار ہا ہمسی کہا کرتے ہین
دل تمہین پر تو فدا کرتی ہین

وسوسہ ہمکو رہا کرتا ہے
غیر کیا عرض کیا کرتا ہی

جب وہ گلشن مین ہنسا کرتے ہین
غنچہ تیر مردہ ہوا کرتے ہین

شکوہ سوز جگر ہے کسکو
شمع کی پھول جھڑا کرتے ہین

دیکھکر دل کی مرے بیتابی
غیر بے چین رہا کرتے ہین

غیر ہی حال دل زار لطیف
آپ ہی لکھی ہوئی کہا کرتی ہین

بستہ زلف رسا ہی اور مین ہون ... شب تار بلا ہی اور مین ہون
آہ لطف سنگدل کو موم کرنا ... بت نا آشنا ہی اور مین ہون
یہی کہتی ہی مجھسے شام فرقت ... کہ اک کالی بلا ہی اور مین ہون
اغثنی یا غیاث المستغثین ... گروہ اشقیا ہی اور مین ہون

تکلف کس سی کرتا ہی تو ایماہ
لطیف ناصفا ہی اور مین ہون

خادم ہون خاکسار ہون مو ضعیف ہون ... لللہ منہ سنبھالی قبلہ شریف ہون
آلودہ گنہ ہون سراپا کثیف ہون ... لطف خدا ہی پاک اگر ہی لطیف ہون
امسال اس جھنجھی مین تشریف لائی ... ہم سن ہی جان جان کہ ہلکی تعریف ہون
سہاری رہا مین سنگی نگاہون مین ہمہ ... ہلکا نہین ہون گو کہ نحیف و نزار ہون
ناحق بیان دیر سنائی ہین کس لئی ... اللہ مین تو تابع شرع شریف ہون
شاعرون مین نہ گنین مجھکو نہ انسانو مین ... ایک مدت سی مین مشہور ہون حیوانون مین
واہ ای وحشت عشق آہ بیابانون مین ... آدمی زاد بھی معروف ہی حیوانون مین
خوب جی بھر کی مین آواز انا الحق سنتا ... تھوڑی باقی ہی منصور سیہ ری کانون مین
دل جلاتی ہی چھڑی واسطہ ای باد صبا ... آتش گل سی نہ ہوا ان وہی گلستانون مین
شاعرون مین نہ گنین مجھکو نہ انسانو مین ... ایک مدت سی مین مشہور ہون حیوانون مین

محتسب بھی کسی کسکو سزا دیتا ہے
ساغری سی کبھی مست ہین میخانون مین

سر در میکدہ نکلا ہی رنگ مسیحا بخدا
جان بہ لب ہین تیری بیمار شفاخانون مین

وصف آئینہ رخون کی جو رقم کرتا ہون
شہرت صاف بیانی ہی سخندانون مین

رند مشرب ہین یہان کسکو سمجھتی ہین ہم
مرتبہ شیخ کا ہوگا تو مسلمانون مین

فیض سی نادر مرحوم کی ای بحث لطیف
بات اجتک نہین بگڑی ہی سخندانون مین

کیا فصل ہی کیا خوب بہار چمنستان +
گلزار مین لب شاد ہین ہر مرغ خوش الحان

رنگ رخ گل گوہر شبنم مین عیان ہی
پہینکے گئی ان موتیون نی لعل بدخشان

کیا فیض صبا ہی کہ جو زاہد کا گذار ہو
خوشبو گل نسیم سی ہر دم ہی پریشان

شبنم کا نیا لطف ہی گلہای سمن پہ
پہیلے ہوی ہین چاندنی مین گوہر غلطان

ڈوبی ہوی ہین رنگ مین پہولونکی قبائین
کیا فصل چمن مین ہی بہار گل و ریحان

ہر شاخ پہ بیٹھی ہوی پہرتی ہین غزل یہ
اوصاف مین و گل کی ہر یک مرغ غزلخوان

یہ شوکت گلزار تو ہی رونق بستان
وہ گل ہین تو یہ عطر بہار چمنستان +

وہ عطر تو یہ بو ہین جو وہ گل ہین تو یہ عطر
وہ عطر تو یہ روح جو وہ روح تو یہ جان

وہ ابر یہ جوہر ہین جو وہ بارہ تو یہ گہات
وہ تیغ وہ دم ہین تو یہ خنجر بران

وہ بحر صفا ہین تو یہ ہین کان جواہر
وہ در عدن ہین تو یہ ہین لعل بدخشان

وہ لعل یہ یاقوت وہ الماس یہ گوہر
وہ صفحہ بلور تو یہ نسخہ مرجان

وہ برق تو یہ صاعقہ وہ ابر تو یہ آب
وہ آب تو یہ صبح صفا ہین رخ خوبان

وہ صبح صفا ہین تو یہ ہین مہر منور
وہ شام جہان ہین تو یہ ماہ درخشان

وہ ماہ تو یہ صبح جو وہ صبح تو یہ عید
وہ عید تو یہ عیش دل صوم گذاران

وہ حال تو یہ قال جو وہ عارف تو یہ کامل
وہ عابد و زاہد تو یہ ہیں خاصۂ یزدان

وہ نسخۂ عیسی ہیں تو یہ دست شفا ہیں
وہ مصحف بیضا ہیں تو یہ معنی قرآن

وہ بادہ ہیں یہ نشہ وہ راحت یہ مسرت
وہ جام تو یہ جم ہیں وہ وحدت تو یہ عرفان

وہ تیغ ہیں یہ عزم ہیں وہ رزم ہیں یہ عزم
وہ لطف ہیں یہ کام ہیں وہ تیر یہ نشترگان

وہ زر تو یہ اکسیر وہ اکسیر یہ قدرت
وہ چشم تو یہ روشنی مردم انسان

وہ سر تو یہ سینہ جو وہ سینہ تو یہ پہلو
وہ پہلو تو یہ دل ہیں جو وہ دل ہیں تو یہ جان

وہ جان یہ طاقت جو وہ طاقت تو یہ ہمت
وہ ہمت عالم تو یہ ہیں ہمت انسان

وہ عدل تو یہ داد و دہش یہ سخاوت
وہ لطف تو یہ رحمت دلہای غریبان

وہ اوج ہیں یہ عرش ہیں وہ لوح یہ خامہ
وہ رتبۂ اعظم ہیں تو یہ منزل کیوان

وہ شاہ زمانہ ہیں یہ اسکندر دوران
وہ قیصر و خاقان ہیں تو یہ جاہ سلیمان

وہ گلشن عالم میں رہیں پھولتے پھلتے
سنبل کی طرح اونکی ہوں بدخواہ پریشان

سامان ہیں یہ لطف الہی خدایا
وہ ساز خوش آہنگ ہیں یہ دہر عرفان

جلوہ یار گلعذار نہیں
باغ میں موسم بہار نہیں

بادہ ہی سبزہ رخ گلگون
گرچہ سبزہ سبزہ زار نہیں

وان ہی آراستہ صف مژگان
مصلحت اپنو کار زار نہیں

بی سبب تنگ کرتی ہو ہمکو
منتصور بال کار نہیں

انکھوں میں غیر کی کھٹکتا ہوں
گو کہ ظاہر میں نوک خار نہیں

رخ مہ وشن سی بام گردون پہ — کیا مہ و مہر شرمسار نہین
کب تصور مین آتش رخ کی — سوزش عشق شعلہ بار نہین
جابجا مین ہوا پہ اوڑتا ہون — ناتوان ہون سبک ہون بار نہین
خاک پر ہی بنا ہی قصر جہان — تا کہ سمجھی کہ جز غبار نہین
گوہر نقد دل سوا تیرے — ماہ و خورشید پر نثار نہین
طفل اشک آج نکلی آتے ہین — آنکھ مین بھی انہین قرار نہین
غیر اوس گل کی ای نسیم چمن — سیر گلزار مین بہار نہین +
کوئی یان غیر خدای پاک لطیف — مونس و یار غمگسار نہین

برق آفت جو بتون کی نگہ تار نہو + — ہدف تیر بلا عاشق جانباز نہو
ہے یہی مد نظر فاش میرا راز نہو — طفل اشک آنکھ سی گر کر کہین غماز نہو
خون دل جب کی میرا شہر مین تک پہونچی — گر عقیق لب جان بخش مین اعجاز نہو
بوسہ ہای لب جان بخش کا بیمار ہون مین — کبھی عیسی سی علاج دل ناشاد نہو
چشم مشتاق مین آی جو تصور تیرا — ساتھ پردون مین رہی فاش کبھی راز نہو
قصہ طور و تجلی ہی ابھی یاد مجھے — سرمہ آلودہ کسیکی نگہ ناز نہو
کیا کہون آگ ابھی تیرک نظر کا تیری — تیر لگا پر کو کبھی طاقت پرواز نہ ہو
نقد دل وزد حنا کی نہ کبھی ہاتھ لگے — دست رنگین سی تیری یار اگر ساز نہو
جان نکلیگی تن زار سی غمزہ کرکے — نزع کیوقت خیال بت طناز نہو
خانہ تن سی میری روح نکل ہی جاتی — ایکدم اور در یار اگر باز نہو
دل میرا چھین لیا خوب کیا یا تون نہین — اوس سا معشوق نہین ہم نے کہا جو دم باز نہین

وا شدِ دل نہین ممکن رہے حسرت مین — دہن غنچۂ تصویر کبھی باز نہو

بند ہوگیا عاشقِ رنجور کی ماتم کا طلسم — شیگلون کیون فلک شعبدہ پرداز نہو

طایرِ دل کلو ہوئی ہی جو رہا ہی مشکل — مژۂ یار کہین پنجۂ شہباز نہ ہو

الامان مانگتی ہی برقِ شرر بار اسکے — آہ عشاق ستم شعلۂ آواز نہ ہو

دفترِ زر کا وہ مشتاق ہون ساقی مین زاہد — سر سی توڑون درِ میخانہ اگر بار نہو

ہمسے نالون ہی مین قمری نرہی جیت لطیف
سرو ہی پیش قدِ یار سرافراز نہوا

حضرتِ حق سی ملی دولت عزت مجکو — کیمیا ہوگئی خاکِ رہِ ذلت مجکو

ای پری رو نظر آتی ہی قیامت مجکو — آفتِ جان ہی سیاہیِ شب فرقت مجکو

کیا قیامت ہی تیری گرم مزاجی المنیع — ابہی ورق کرنی لگی آگکی حرارت مجکو

گرم رفتار ہی وہ سرو چراغان جب سی — نظر آنی لگی آثارِ قیامت مجکو

بوسہ رو ہی عرقناک ملا غصہ مین — گہول کر زہر دیا آپ نی شربت مجکو

رات بھر فرقتِ محبوب مین بیتاب ہون — یاد آتی ہی جو وہ چاند سی صورت مجکو

آج ہمسایہ سی ہی وعدۂ فردای وصال — نظر آنی لگی کچھ صورتِ صحبت مجکو

صدقہ اپنی لبِ جان بخش کا ای رشکِ مسیح — کہدو تا مرگ رہی اب نہ حرارت مجکو

خطِ تقدیر مین ہی عارضۂ عشق لطیف
ای طبیب آگئی نرسی نسخۂ صحت مجکو

معرفت سی ہین دلِ اہلِ حقیقت آئینہ — اونکی دل رتبہ ہین اونکی حقیقت آئینہ

دیکھکر تیری صفائی رخ کو صورت آئینہ — بن گیا ہی صفحۂ تصویرِ حیرت آئینہ

غارت عشق بتان صاف ہی مارے مجھے
عارض پر نور سی بیجا ہی دعوائی صفا
سبزۂ خط بتان جوہر سی آئینہ ہی کہین
جلوہ گر رہتا ہی دلمین عارض پر نور یار
کیون نہ عالم مین غبار دل کا باعث ہو غریب
حیف ہی دل تو ہمارا سو رقت سی جلے
اپنی صورت دیکھہ کر بگڑا جو وہ نازک مزاج
رو کشی مشکل ہی رخسار بتان ہند سے
جب سی اوس سحر صفائی شوق آرائش کیا
دشمنون کو دیکھہ کر سکتہ نہو جاتی کہین
روی رنگین دیکھتا ہی دمبدم وہ رشک حور
پردہ اوٹھ جاتی ابھی رخسار روی یار سی
پرتو افگن ہو اگر عکس رخ سیمین یار
منہ دیکھانا عاشق حیران کو لازم نہین
آبداری اسکو کہتی ہین کہ چشم خلق مین
مسی ملتی ہین کبھی زلفین بناتی ہین کبھی
عکس عارض سی ہی ہر دم جلوہ گر نور خدا
صبحدم ہی روبروی مصحف رخسار یار
شرم سی زانو پر اوس کافر کی پیشانی نہین

ای پری زیبا ہی جا ہی لوح تربت آئینہ
جا کی اسکندر سی بہنوائی صورت آئینہ
آگی اوس رخ کی نہین رکہتا حقیقت آئینہ
یہ وہ آئینہ ہی دیکہی جسمین صورت آئینہ
دم سی ہو جاتا ہی کیا محو کدورت آئینہ
اور پر یون سی رہی یون گرم صحبت آئینہ
پھر مردم ہو گیا ہی چشم عبرت آئینہ
چاہتی سعی طلب کر جاتی ہجرت آئینہ
بن گیا ہی حلقۂ گرداب حیرت آئینہ
دمبدم دیکھلا رہا ہی حسن صورت آئینہ
ہی مقرر تختۂ گلزار جنت آئینہ
پا ہی گر دل کی طرح چشم بصیرت آئینہ
اپنی گہر مین بہر لی سب دنیا کی دولت آئینہ
سکتہ مین دیکھلاتی ہین ار آ
ب ظلمت آئینہ
چشمۂ حیوان
ف روی یار ظلمت آئینہ
جیسا لی رکھتا ہی
بیری سر ر فت آئینہ
وادی ایمن بنا ہی تیری دولت آئینہ
کر رہا ہی صاف قرآن کی تلاوت آئینہ
آئینہ مین دیکھتا اپنی صورت آئینہ

گہر گیا دلمین صنم کی روبرو ہی لگا ۔۔۔ کوی آفت ہی الہی یا قیامت آئینہ
موج اگر چینی جبین یار کی آی نظر ۔۔۔ صاف تجہی خندہ صبح صفا حب آئینہ

چہرہ شفاف سی کیا اوسکو نسبت ہی لطیف
آئینہ تو لیکی دیکہی اپنی صورت آئینہ

کیا انتظار مرگ ہی کیا اشتیاق ہی ۔۔۔ تاریکی لحد شب تار فراق ہی
رندان بادہ کش مین اگر اتفاق ہی ۔۔۔ بس احتساب شیخ ہی بالای طاق ہی
بالاتفاق حسن بہی بالا لیطاق ہے ۔۔۔ ای باکمال بو لو زمانہ مین طاق ہی
اخفای راز عشق ہی اغیار سے مجہی ۔۔۔ بغض و حسد ہی دلمین نقیض و نفاق ہی
غیرونکو مجہسی رنجش بالا لیطاق ہے ۔۔۔ آوازہ فغان دل عاشق کو شاق ہی
کلشا مین خوش ہوا ہون در قصر یار پہ ۔۔۔ گویا ہلال عید خم پیش طاق ہے
ای بت کیا ہی تو نی تو اعجاز عیسوی ۔۔۔ گل کی یہ نسبت آج یہ بیمار چاق ہی
کیسی بہار ہی کہانکی نسیم صبح ۔۔۔ یان ہم ہین اور آتش رنج فراق ہی
پامال کیون نہ مست ہون بزم شراب مین ۔۔۔ کیا خوشنما ڈہلی ہوی سا کی ساق ہی
ای محتسب ہون مین شراب طہور کو ۔۔۔ اس مسئلہ مین بہی نہین کیا اتفاق ہی
شبنم کو کیا ہی عشق گلستان حسن مین ۔۔۔ شجرہ تمام شیخ کا بالای طاق ہی
کیا سکدہ کو [illegible] ۔۔۔ مستانہ بادہ کش ہین کہین اتفاق ہی
ہی [illegible] خاص صورت بیمار آپ کی ۔۔۔ راحت رسای عام ہی سرکار آپ کی
زندہ کبہی نہ عاشق بیجان کو کیا ۔۔۔ عیسی کا معجزہ نہین گفتار آپکے
مرغان باغ رخ نکرین جانب چمن ۔۔۔ دیکہین جو زینت گل رخسار آپکی

آتش مزاجیوں سی جلایا دل حزین — کیا برق شعلہ بار ہی تلوار آپ کے
چمکی تو دم میں خرمن ہستی جلا دیا — برق بلا ہی تیغ شرر بار آپ کی
نکلا و یا مکان سی باہر تو کیا ہوا — چھوٹی کہان سایہ نہ دیوار آپ کی
آقائی نامدار ہو آزاد کیجئے — اچھی نہین غلام سے تکرار آپ کی
اللہ ہی کہ جان بچے مجھ غریب کے — سر مانگتی ہی دیر سی تلوار آپ کے
یار و تمسے بعد مرگ ہم آغوش ہو لیے — گویا ہلال عید سے ہے تلوار آپ کے
کیون جن و انس ایسے بیہوش گر پڑی — ہم جانتے ہین سحر سے ہے رفتار آپ کے

گردن لطیف زار کی خاضر ہی دیر سی
اب جلد فیصلہ کرے تلوار آپ کے

نوروز ہی گلوں کو شگوفہ بہار ہی — سینہ ہی آفتاب ہی دل بیقرار ہی
عارض کی خط سبز ہی طرفہ بہار ہی — طاؤس برق حسن بتان کا شکار ہی
غیروں کی سامنی وہ گل نو بہار ہی — ای بلبلان باغ ہی اب مجکو خار ہی
ایام ہجر یار مین فصل بہار ہی — سیر چمن مین گل کی نظارہ سی خار ہی
چاہ ذقن کی خط سی عجایب بہار ہی — کوچہ کے گرد جنکی اوگا سبزہ زار ہی
نوروز کا ہی روز ہی فصل بہار ہے — ای آفتاب حسن تیرا انتظار ہے
ساقی ہی جام می ہی چمن ہی بہار ہے — کیا چاندنی مین صحبت بوس و کنار ہی
بیوجہ یہ فقیر بیان خاکسار ہے — عاشق کی سر نوشت مین خط غبار ہے
کیا سچ ہی جنون عجب شمع مزار ہے — خورسند اور خستہ دل وا غدار ہے
منصور کی صدای انا الحق گواہ ہے — معراج عاشقوں کی لئی اوج دار ہے

خون بہایا جائیگا ایکدن دم شمشیر سے
اوسکے کوچہ کی فقیری ہی عجایب چیز ہے
بات کہنی مین دل پیر و جوان سینی لگا
ایصنم جب سی تپ ہجران کا مجہہ پر زور ہے
حال مسکین پر ہمیشہ یار کو ہی التفات
نور افشان ہین روی جانان دیکہہ کر
پان کی سرخی تہی کافی خون عاشق کی لئی
دوسرا کب بار بر داری کریگا اسطرح
چونک اوٹہی خفتگان خاک ہی زیر زمین
خون ناحق سی اونہین آگاہ مینی کر دیا

ہی نمایان صفا خطِ عارض پر نور سے
ماہ کیا خورشید تک جلوہ نہ بخشی نور سے
باغ مین تیغ نگاہ نرگس مخمور سے
جلوہ افشان ہو اگر صحن چمن رات کو
عاشقون کو اپنی در پردہ جلاتا ہی وہ شوخ
ماہ نو نی ہجر کی شب مین کیا زخمی مجہے
پاس تیری رشک گل اغیار ہین باغ و بہار
راگ لائی بزم عشرت مین جو وہ مطرب لپسر
صورتِ پروانہ ہر شب کیون نہ ہو شیدا کوئی

ابروی قاتل سے کیون مجکو محبت ہو گیی
خاک پر لوٹی میسر بادشاہت ہو گیی
قدرت اللہ کو پایا وسکی قدرت ہو گیی
طاقت اعضا جسم زار رخصت ہو گیی
باعثِ ذلت میری توقیر و عزت ہو گیی
آسمان پر ماہ پروین کو خجالت ہو گیی
آفت جان اور ہی چہرہ کی رنگت ہو گیی
یہ بہی جور و ستم سہنے کہ عادت ہو گیی
آپکی رفتار سے برپا قیامت ہو گیی
ای لطیفِ خستہ اپنی ختم حجت ہو گیی

قدرتی سبزہ او گاہی تختہ بلور سے
سامنا پڑ جائی گر میری شب دیجور سے
دم مین جاری خون روان ہو خوشہ انگور سے
خوشہ پروین ہو پیدا طارم انگور سے
دیوی شمشیر نظر کو آب رنگ طور سے
کار مرہم لیجئی صبح وصل کی کافور سے
مین جو کانٹا سا کہٹکتا ہون نظر مین دور سے
نالہ پر درد پیدا ہوتا دل طنبور سے ہے
لو لگی ہی جسکو شمع عارض پر نور سے

شنیدہ تھا یہی اپنی دیدۂ خونبار کا
آپ کا طوفان جو اوٹھا آتش تنور سے

کمسلنی معراج سمجھا تھا وہ اوج دار کو
چاہئی سر انا الحق پوچھنا منصور سے

کیوں نہ آہوں سی میری برپا ہوں صد نار دل
کالبد اپنا بنا ہی خاک نیشاپور سے

کیا عجب جو شور بختی سے ہماری میکشو
سرکہ حسرت ہو پیدا شیرۂ انگور سے

آپ نی تو مجکو ہلکا کر دیا سر کا ملکر
بار غم اٹھوائی گا اب کسی مزدور سے

کیوں نہو تبدیل رنگ صورت لیل و نہار
گیسوی شبگوں بہم ہیں عارض پرنور سے

نرگس بیلہ کو ناحق ہی خوف محتسب
معترض کوئی نہیں مینو شی معذور سے

چھیڑنی کو وصل کا پیغام ہی ہنگام نزع
زندگی بہر کی نہ سیدہی بات مجہ مہجور سے

کم نہیں خورشید تابان سی رخ پر نور ماہ
آنکھہ میں آنسو بہر آئی جب نظر کی دور سے

نقش زرین تیری ہاتہ ای فقیر ننگو ننگ
ہمسری کرتی ہیں تاج قیصر و فغفور سے

دام میں اگلیا کی چڑیا پہنسنا منظور ہے
اس لئی ہم سلسلہ رکہتی ہیں ہر عصفور سے

آفتاب صبح محشر کو نہ لکہا دیں کہیں
دود حسرت سر اوٹھای گر دل محرور سے

صورت یعقوب یہ غم اپنی یوسف کا ہوا
روتی روتی ہو گئیں معذور آنکہیں نور سے

آج تو مرتی ہیں یا رب فرقت محبوب میں
باز آئی وعدۂ فردائی وصل حور سے

زلف کی کالی نہ چہوڑینگی کبہی جیتا مجہے
آئیو پہر جیو و ثعبان موسی طور سے

مرگیا ہوں دیکہہ کر حال رخ رنگین کو میں
دیجیو مجکو کفن بہی اطلس و سیفور سے

اپنی عاشق سی خفا ہو کر نہ آنکہیں پہیری
وہ لطیف زار مجرا کر رہا ہی دور سے

نہ بہولیں غیر ہیں گو حضور بہول سے گئیے
ستم ہی یاد دل ناصبور بہول گئیے

الٰہی جو اس فقیر کی کعبہ جناب کو — تارے یکے ہزار گلیم بلال ہے
غصہ مین لال وہ گل رنگین مقال ہی — فصل خزان مین شاخ تکلم نہال ہے
گیسوی مصطفےٰ کی لئی بخشدی مجھی — یارب گناہ گار میرا بال بال ہے
لوح صفای عارض گلگون سے اڑ دن — شبنم ادا اس آبرو ان پایمال ہے

خون اوسنی پان کہا کی کیا ہی زمانہ کا
لخت دل لطیف مقرر او گال ہی

محمد سید کون و مکان ہی — محمد خاتم پیغمبران ہی
کرون کیونکر بیان وصف احمد — زبان خلق را یارا کہان ہی
غبار کوی احمد کحل انجم — برای نور چشم عاشقان ہی
یہان لکھا نہین کچھ بلبلو نکو — بہار دین احمد بیخزان ہے

لطیف اونکو فلک رتبہ کہی کیا
تماشا گاہ جنکی لامکان ہی

در مدح جناب مستر ... صاحب کلکٹر بہادر ضلع باندہ

بہت ائی حکام عالی مقام — کرم گستر و فیض بخشای عام
بہت ائی حکام دانش قرین — مگر ثانی مین صاحب نہین
خدیو فلک قدر عالی شکوہ — کہ ہی جسکی آگی پر کاہ کوہ
فریدون فر و شوکت شاہ حشم — مہ رفعت و جاہ و گردون حشم
نشہ و دستگیر امیر و فقیر — نوازندہ طفل و برنا و پیر

کیا اسطرح عدل نوشیروان
نہ ظالم سے مظلوم کے دل میں ڈر
کسی نے جو اک کیا عرض حال
کسی کا جو حال پریشان سنا +
کیا باغیوں نے جو اکثر فساد
جو آمادہ جور و بیداد تھے
گیا باغیوں کا جو نام و نشان +
سر رشتہ ایسا کیا بند و بست
نچھوڑا کوئی باغی بہو لیبر رکھ
پریشان ہوئی ہر طرف اہل کمیت
ستم پیشگی پہ جو مائل ہوئے
رہِ عدل و انصاف میں لی نظیر
کوئی خستہ تیغ ستم کا نہیں
یہ تھا حکم عدل و سیاست رواں
ہوئی شیر تر بچہ گوسپند
یہی شاہ باز سیاست سے در
کرے جس طرف میں صاحب نظر
یہی ہیں دعا اپنے ہر صبح و شام
مبارک ہو جاہ و جلال فرنگ